فراغت کے بعد لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں پریکٹس شروع کردی۔ کچھ عرصہ بعد لیبیا میں ملازمت اختیار کرکے کافی عرصہ لیبیا کے موجودہ صدر معمر قذافی کے معالج خصوصی کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اور لیبیا سے بھی حضرتؒ کے ساتھ خطوط کے ایک طویل سلسلہ کے ذریعہ عقیدت و تربیت کا سلسلہ جاری رکھا۔ لیبیا ہی سے حرمین شریفین کے شوق وجذبے کی وجہ سے مکہ مکرمہ منتقل ہوئے، اللہ نے ڈاکٹر صاحب کو دینداری، تقویٰ اور فہم وفراست سے نوازا۔ انہی خصوصیات کی وجہ سے مسجد حرام کے ائمہ کرام، مکہ مکرمہ کے علماء اور شیوخ کے ساتھ ڈاکٹر صاحب تعلقات اور روابط کی وجہ سے مختصر عرصہ میں سعودی عرب میں مستقل سکونت (نیشنلٹی) کا پروانہ بھی ملا اور مستشفی ام القریٰ کے نام ایک بڑا ہسپتال قائم کردیا۔ ابتداً کرایہ کے مکان سے کی آج صحت کا وہ نجی شفاخانہ مکہ مکرمہ کے رصیفہ روڈ پر ایک بڑے ہسپتال کی صورت میں مریضوں کا مرجع ہے، ڈاکٹر صاحب کا تعلق تمام عمر علماء اور نیک لوگوں سے رہا۔ حج کے دنوں کے علاوہ معمول تھا کہ ہر رات تہجد کی نماز کے بعد روزانہ فرض نماز شروع ہونے سے پہلے عمرہ سے فارغ ہوتے۔ مرحوم خوش قسمت تھے کہ زندگی کے قیمتی لمحات حرم اقدس میں گزار کر اللہ کے محبوب بندوں کے قبرستان جنت المعلیٰ میں دفن ہوئے۔ وفات کے وقت مولانا مدظلہ مکہ مکرمہ میں تھے اگرچہ اطلاع دوپہر کو ملی مگر اللہ تعالیٰ نے حرم شریف میں نماز فجر کے بعد جنازہ کا موقع ہم سب کو دے دیا۔ بعد میں جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے مکہ مکرمہ میں ان کے گھر جاکر ان کے اہل وعیال کے ساتھ تعزیت اور فاتحہ خوانی کی۔ رب العزت مرحوم کو درجات عالیہ سے نوازیں۔

حضرت مولانا لطف الرحمٰن صاحب جہانگیروی کی وفات:

مورخہ ۳۰ رنومبر بروز منگل جامعہ دار العلوم حقانیہ کے قدیم فارغ اور حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ، کے بڑے ماموں الحاج مولانا سیف الرحمٰن کے فرزند اکبر اور حضرت مولانا انوار الحق، نائب مہتمم جامعہ دار العلوم حقانیہ کے ماموں زاد اور سسر حضرت مولانا حافظ لطف الرحمٰن اس دار فانی سے دار بقاء کی طرف چل بسے۔ مولانا مرحوم نے علوم دینیہ کے حصول کا ابتدائی زمانہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کی خدمت میں رہ کر دار العلوم دیوبند میں گزارا۔ تقسیم ہند کے بعد جب ہندوستان جانا مشکل ہوا تو علم حاصل کرنے کا سلسلہ جامعہ دار العلوم حقانیہ ہی میں مکمل کرکے حقانیہ کے ابتدائی اور معتقدمین فضلاء کے صف میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ قرآں کی تلاوت کرتے وقت اللہ نے ان کی آواز کو عجیب خوش الحانی سے نوازا تھا، جس سے ہر سننے والا محظوظ ہوئے بغیر نہ رہتا۔ تنہائی پسند تھے، دو چار قریبی دوستوں کے علاوہ حلقہ احباب انتہائی مختصر تھا، جنازہ میں علاقہ اور گردونواح کے ہزاروں افراد نے شرکت کی، نماز جنازہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق نے پڑھایا۔ پسماندگان میں چار بیٹے انجینئر زاہد الرحمٰن، نفیس الرحمٰن، محمد ریاض، عدنان، بیوہ اور چار بیٹیاں بقید حیات ہیں۔ جامعہ حقانیہ سے تعلق رکھنے والے جملہ خدام حضرت مولانا مرحوم کے